نمازی کے سامنے سے گزرنے کا گناہ

[Passing in Front of A Person Who is Offering Prayer]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

X☆X☆X

عَنْ أَبِیْ جُهَیْمٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ”لَوْ یَعْلَمُ الْمَآرُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْهِ، لَكَانَ اَنْ یَّقِفَ اَرْبَعِیْنَ خَیْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ.“ قَالَ اَبُوْ النَّضْرِ: لَآ اَدْرِیْ قَالَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا، أَوْ شَهْرًا، أَوْ سَنَةً. [مُتَفَقٌ عَلَیْهِ]

Sahih Muslim, Book Number 4, Hadith Number 1027: *Abu Juhaim reported that the Messenger of Allah (Muhammad S.A.W) said: "If the person who passes in front of a prayerer knew the punishment of this sin, he would like to stand still for 40 (days, months or years) rather than to pass in front of him." Abu Nadr said: "I do not know whether he said forty days or months or years."*

حضرت ابوجہیمؓ روایت کرتے ہیں کہ **محمد رسول اللہ** ﷺ **نے فرمایا:** ”اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو اس کی سزا معلوم ہو جائے، تو اُسے ایک قدم آگے بڑھانے کے بجائے چالیس (دن، مہینے یا سال) تک وہیں کھڑے رہنا پسند ہو۔“ ابونظر (راوی) نے بیان کیا ”مجھے نہیں پتہ کہ انہوں نے چالیس دن کہا، یا چالیس مہینے، یا چالیس سال۔“ [رواہُ امام بخاریؒ والامام مسلمؒ]

[☆: جو انسان کسی نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزر جاتا ہے، وہ اس قدر سنگین گناہ کا ارتکاب کرتا ہے کہ اگر اُس کے گناہ کی سزا اُسے معلوم ہو جائے تو وہ چالیس دن، چالیس مہینے یا چالیس سال تک کسی کی نماز ختم ہونے کا انتظار بڑی خوشی سے کر لے گا لیکن اُسے جرأت نہیں ہو گی کہ وہ کسی نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزرے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس حدیثِ مبارکہ میں نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کا گناہ کیوں نہیں بیان کیا گیا؟ دراصل یہ گناہ کی سنگینی کی طرف اشارہ ہے۔ اس کا ثبوت یہ حدیثِ قُدسی ہے:

محمد رسول اللہ ﷺ **نے فرمایا:** ”ابنِ آدم کے ہر نیک عمل کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک دیا جائے گا، **اللہ** ﷻ **نے فرمایا:** سوائے روزے کے، یقیناً روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا“ [رواہُ امام بخاریؒ والامام مسلمؒ]

یعنی اللہ کو روزے سے اس قدر محبت ہے کہ اللہ نے اس کے اجر کی انتہا ہی نہیں بیان فرمائی۔ اسی طرح اللہ نماز سے بھی شدید محبت فرماتے ہیں۔ اگر ایک مرد یا عورت نماز کی حالت میں اللہ کے سامنے انتہائی عاجزی سے قیام، رکوع یا سجدے کی حالت میں اللہ کی عبادت میں مصروف ہو اور کوئی انسان اُس کے سامنے سے گزرے تو وہ اللہ کو شدید غضبناک کرتا ہے۔ اللہ نے اُس کی سزا کی انتہا ہی نہیں بیان فرمائی۔]

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ روایت کرتے ہیں کہ **محمد رسول اللہ** ﷺ **نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص جب اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر (سُترہ) رکھے تو اُسے چاہیے کہ وہ نماز ادا کرے، وہ کچھ پرواہ نہ کرے جو اس (سُترہ) کے پیچھے سے گزرے۔"**

[صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب: سترہ المصلی، رقم الحدیث: 499] حضرت عطاء وضاحت کرتے ہیں: **"پالان کے پچھلے حصے کی لکڑی ایک ہاتھ یا اس سے کچھ زیادہ (اُونچی) ہوتی ہے۔"** [ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب: ما یستر المصلی، رقم الحدیث: 676]

[☆: اگر نمازی اپنے سامنے سُترہ رکھ لے تو سُترہ کے سامنے سے کسی کے گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔ صحیح احادیثِ مبارکہ میں سُترہ کے طور پر لکڑی، برچھی اور نیزہ استعمال کرنے کا ذکر ملتا ہے۔ سُترہ کی اُونچائی ایک ہاتھ سے بے شک زیادہ ہو لیکن ایک ہاتھ سے چھوٹی نہ ہو۔]

حضرت ابو جحیفہؓ روایت کرتے ہیں: **"محمد رسول اللہ** ﷺ **نے ابطح میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔ نبیؐ کے سامنے ایک برچھی نصب تھی۔ آپؐ نے دو رکعت ظہر کی نماز پڑھائی اور دو رکعت عصر کی۔ اُس وقت برچھی کی دوسری طرف عورتیں اور گدھے چل رہے تھے۔"**

[صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب: سترۃ المصلی سترۃ من خلفہ، رقم الحدیث: 495 ۔ صحیح مسلم رقم الحدیث: 503]

[☆: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ امام کا سُترہ تمام مقتدیوں کے لیے کافی ہے۔ جماعت کے دوران اگر کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنے پچھلے نمازیوں کے سامنے سے گزر کر فوراً دوبارہ وضو کرنے کے لیے چلا جائے۔ وہ یہ نہ سوچے کہ پچھلے نمازی ناراض ہوں گے۔ وضو ٹوٹنے کے باوجود لوگوں کو دکھانے کے لیے نماز کا ڈرامہ کرنا شرک ہے۔ جماعت میں نابالغ بچے کے گزرنے میں بھی کوئی قباحت نہیں۔]

اُمُّ المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں: **"محمد رسول اللہ** ﷺ **رات کو نماز ادا فرماتے اور میں آپؐ اور قبلہ کے درمیان عرضاً** (چوڑائی میں، *Horizontal*) **لیٹی ہوتی تھی، جیسے جنازہ عرضاً ہوتا ہے۔"** [صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، رقم الحدیث : 494]

[☆: نماز پڑھنے والے کے سامنے لیٹنا یا بیٹھنا نہیں بلکہ اُس کے سامنے سے گزرنا گناہ ہے۔ آپ کے بالکل پیچھے اگر کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اُس کی نماز ختم ہونے کا انتظار کریں۔ ہم ہر پل اللہ ﷻ کی تیز ترین نگاہوں میں ہیں۔ فرشتے ہماری تمام چالاکیاں لکھ رہے ہیں۔ بیٹھے ہوئے کھسک کر دائیں یا بائیں ہونا بھی سامنے سے گزرنا ہی ہے۔ جو پچھلے نمازی کی نماز ختم ہونے کا انتظار کرے وہ آنکھیں پھاڑ کر یا منہ کھول کر اُس کی طرف نہ دیکھے۔ جسے فوراً اُٹھنا پڑے تو وہ نماز پڑھنے والے کے سامنے سُترہ کے طور پر ایک ہاتھ اُونچی کوئی چیز رکھ دے۔]

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ **محمد رسول اللہ** ﷺ **نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی سُترہ کے طور پر کسی چیز کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہو اور کوئی اُس کے سامنے** (سُترہ کے اندر) **سے گزرنے کی کوشش کرے، تو وہ اُسے روکے۔ اگر وہ انکار کرے تو اُس سے لڑے، یقیناً وہ شیطان ہے۔"** [صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، رقم الحدیث : 488] [☆: پہلے روکنے کی کوشش کرے پھر سختی سے پیش آئے۔]

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ **محمد رسول اللہ** ﷺ **نے فرمایا: "کسی چیز کے گزرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی اور گزرنے والے کو اپنی استطاعت کے مطابق روکو، یقیناً وہ شیطان ہے۔"** [رواہُ امام ابو داؤدؒ] [☆: کسی بھی چیز کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔]

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

www.zarbeaahan.com